صوبہ بہار کے احمدیوں کی جانیں معجزانہ رنگ میں محفوظ رہیں

مولانا عبد الماجد صاحب کا خط

مولانا عبد الماجد صاحب بھاگلپوری امیر صوبہ بہار اپنے خط مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۴ء میں تحریر فرماتے ہیں :-

بھاگلپور میں زلزلہ مونگھیر کے اعتبار سے گویا ہوا ہی نہیں - سارے شہر میں پانچ چھ جانیں تلف ہوئیں البتہ مکانات اکثر خراب ہو گئے ہیں۔ ہمارے مکانات بفضلہ تعالیٰ محفوظ ہیں - صرف کہیں کہیں سے شق ہوئے ہیں اور قابل مرمت ہیں - میرے گاؤں کا مکان خدا کے فضل سے اچھا ہے۔ تمام گھر کے لوگ معہ صاحبزادہ میاں حنیف صاحب وہیں چلے گئے ہیں۔ زلزلہ کا دھکا چونکہ روزانہ خفیف خفیف محسوس ہوتا ہے اسلئے گاؤں میں چھپر ڈال لیا گیا ہے۔ جس میں سب لوگ رہتے ہیں میرا مکان بھاگلپور کا چاروں طرف سے مسقف ہے اور درمیان میں صحن دس گیارہ ہاتھ مربع ہے - زلزلہ کیوقت چاروں جانب کے مکانات میں سخت جنبش ہوئی بظاہر کوئی امید کسی کے بچنے کی نہ تھی۔ اسوقت ہم سب لوگ معہ حنیف احمد سلمہٗ سر بسجود ہو کر دعا میں مشغول ہو گئے - خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور سب کی جانیں بچ گئیں فالحمد للہ

علیٰ ذالک شہر کے کسی اور احمدی کو بھی خدا کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں پہونچی۔

مونگھیر میں احمدی بھی عجیب و غریب طرح بچے - سید وزارت حسین صاحب راجہ صاحب کے ملازم ہیں - راجہ صاحب کے پاس ان کے مکان میں بیٹھے تھے - زلزلہ محسوس محسوس ہوا - اور دونوں باہر کو بھاگے اور خدا کے فضل سے بچ گئے - راجہ صاحب کا محل اور وزارت حسین صاحب کا کمرہ جس میں وہ رہتے تھے بالکل خاک کا تودہ ہو گیا - اور تمام مال و اسباب اس میں دب گیا - مولوی عبد الباقی صاحب مولوی علی احمد صاحب کے بھتیجے مونگھیر میں ملازم ہیں - ان کا مکان دو منزلہ تھا - نماز ظہر پڑھکر قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ زلزلہ محسوس ہوا - نیچے سے کسی نے پکارا کہ بھاگو - وہ اسی حالت میں زینہ سے اترے - اور نیچے پہنچے ہی تھے کہ سارا مکان بیٹھ گیا - ان کا بھی کوئی مال و اسباب نہیں نکل سکا۔ حکیم خلیل احمد صاحب کے بال بچے رامپور میں تھے - اور حکیم صاحب گھر میں اکیلے تھے - مکان کے باہر نکل گئے اور مکان چور چور ہو گیا - دو بھائی سید عبد الغفار صاحب و سید محمد حنیف صاحب کی دو کانیں بازار میں تھیں - وہ اپنے مکان سے تو نکل گئے - مگر دوسرے مکان کی دیوار کے نیچے دونوں بھائی دب گئے - سید محمد حنیف صاحب تو شہید ہو گئے - اور سید عبد الغفار صاحب کئی گھنٹے کے بعد زندہ نکالے گئے - جس مکان کی دیواران پر گری وہ کسی روئی کے تاجر کا تھا - روئی یا سوت کا ایک ایک گٹھا ان کے اوپر پہلے گرا - پھر دیوار آپڑی انھیں سانس لینے کا موقع اسی گٹھا کی بدولت مل گیا - ان کا بیان ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھتا رہا۔

سید وزارت حسین صاحب کے دو بھتیجے اور داماد اور ایک لڑکا مظفر پور میں تھے وہ لوگ بھی محض قدرت الٰہی سے بچ گئے - عورتیں عید کے لئے کچھ دن پہلے اور ین اپنے گاؤں میں چلی گئیں تھیں - اور لوگ مکانوں سے نکل بھاگے اور بچ گئے - لڑکا دو منزلہ پر تھا - مکان گر گیا - اور کئی ہزار کا زیور و نقدی و سامان دب گیا - لوگ کسی طرح چوتھے دن اور ین پہنچ گئے ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب مرحوم کے صاحبزادے محمد اسمٰعیل صاحب بھی تھے - وہ بھی محفوظ رہے۔

الغرض

سوائے ایک احمدی کے بہار میں کوئی احمدی زلزلہ کے حادثہ میں فوت نہیں ہوا۔

اخبار الحکم کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے

انذار و نذیر

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی رہ گم ہو گئی !!
کس نے مانا مجھ کو ڈر کر کس نے چھوڑا بغض و کیں
کافر و دجال اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں ؛
جس کو دیکھو بدگمانی میں ہے حد سے بڑھ گیا
چھوڑتے ہیں دیں کو اور دنیا سے کرتے ہیں پیار
ہاتھ سے جاتا ہے دل دیں کی مصیبت دیکھ کر
اسلئے اب غیرت اس کی کچھ تمہیں دکھلائے گی
موت کی رہ سے ملے گی اب تو دیں کو کچھ مدد

پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
تم یقیں سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانے کو ہے
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے۔
اب مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانے کو ہے
زندگی اپنی تو ان سے گالیاں کھانے کو ہے
کون ایماں صدق اور اخلاص سے لانے کو ہے
گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانے کو ہے
سو کریں وعظ و نصیحت کون پچھتانے کو ہے
پر خدا کا ہاتھ اب اس دل کو ٹھہرانے کو ہے
ہر طرف یہ آفت جاں ہاتھ پھیلانے کو ہے
ورنہ دیں اے دوستو اک روز مرجانے کو ہے

یا تو اک عالم تھا قرباں اسپہ یا آئے یہ دن
ایک عبد العبد بھی اس دیں کے جھٹلانے کو ہے

(چشمہ مسیحی ٹائٹل پیج صفحہ دوم سنہ ۱۹۰۶ء)

خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی کا تیسرا ظہور

کوئٹہ کا زلزلہ

قال اللہ تعالیٰ: "میں چھپ کر آؤں گا میں اپنی فوجوں کے ساتھ اُس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا۔ کہ ایسا حادثہ ہونیوالا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا کچھ حصہ رات میں سے۔ یا ایسا وقت ہوگا جو اس سے قریب ہے۔"

(الحکم ۳۰ ؍اپریل ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ ؍صفر ۱۳۲۳ھ جلد ۹ نمبر ۱۵ صفحہ ۹ کالم ۳ و ۴)

اخبار زمیندار لاہور

۲ ؍جون ۱۹۳۵ء کے پرچے میں لکھتا ہے کہ:-

شملہ ۳۱ ؍مئی۔ کوئٹہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رات کے پونے تین بجے کے قریب زلزلہ کا ایک شدید جھٹکہ محسوس ہوا۔ جس سے تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔ سول اسٹیشن اور ریلوے کے دفاتر منہدم ہو کر زمین کے برابر ہوگئے ہیں۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔ ابھی تک صرف یہ معلوم ہو سکا ہے کہ گورنمنٹ ٹیلیگراف کا ایک افسر ہلاک ہوگیا ہے۔ ریلوے سٹاف اور سول سٹیشن کے نقصانات کی کوئی اطلاع ابھی تک نہیں ملی۔ کافی جانوں کی ہلاکت کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

دوسری اطلاع

کوئٹہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ رات کے پونے تین بجے زلزلہ محسوس کیا گیا۔ ریلوے اور سول علاقے کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بہت سے مکانات گر گئے ہیں۔ ایک اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ سول علاقہ کی عمارتیں گر کر زمین کے برابر ہوگئی ہیں تمام ریلوے حکام محفوظ حالت میں ہیں۔ لیکن دوسرے سٹاف میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ فوجی اور سٹاف کالج کا علاقہ ابھی تک محفوظ حالت میں ہے۔ محکمہ تار برقی کی مشینری کو بھی سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور ٹیلیفون اور تار برقی کے ذریعے رسل و رسائل کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے محکمہ تار کا ایک افسر ہلاک ہوگیا ہے۔ ٹیلیگراف کے دیگر ملازمین کے نقصان کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ملی۔ لاہور اور دیگر مراکز سے زائد ملازمین موقع پر پہنچ رہے ہیں۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

شملہ ۳۱ ؍مئی۔ زلزلہ کوئٹہ کے متعلق جو مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ تار برقی کی لائن متعدد جگہوں سے ٹوٹ گئی ہے۔ جن کے لئے مرمت کی فوری ضرورت ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ فوجی حکام امدادی کام کے شروع کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ حکومت پنجاب امداد کے انتظامات کر رہی ہے

کوئٹہ کی اس بدقسمتی سے یہاں کے لوگوں کو ایک غیر معمولی صدمہ ہوا ہے۔ سرکاری حکام نقصانات کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے بے حد کوشش کر رہے ہیں۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے اور ان کا خاص عملہ امدادی کام کی تنظیم کے لئے ہر ممکن ساعی عمل میں لا رہا ہے چونکہ رسل و رسائل کا سلسلہ بالکل منقطع ہو چکا ہے۔ اسلئے فوجی وائرلیس کے ذریعے صحیح حالات معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹروں اور نرسوں کی اشد ضرورت

شملہ ۳۱ ؍مئی۔ سر نارمن کیٹر اے۔ جی۔ سی ایک مختصر سے پیغام میں زلزلہ کی خبر کی تصدیق کرتے ہیں۔ آپ سیکرٹری نے حکومت پنجاب کو ایک برقیہ بدیں مضمون ارسال کیا ہے کہ ڈاکٹروں اور نرسوں کے بھیجنے کا انتظام جلد از جلد کیا جائے۔ حکومت پنجاب ان ہدایات کے مطابق عمل کر رہی ہے۔ فوجی حکام کو معلوم ہوا ہے کہ کوئٹہ کے فوجی علاقے سے علاقہ متاثرہ میں ہر ایک قسم کی امداد پہنچائی جا رہی ہے

کوئٹہ تباہ ہوگیا

کراچی ۳۱ ؍مئی۔ شمالی سندھ ان دو ہفتوں کے درمیانی عرصہ میں دو مرتبہ زلزلہ کی زد میں آیا ہے۔ جن کا جھٹکہ بعض بعض جگہوں میں ۳۰ سیکنڈ سے ایک منٹ تک محسوس ہوتا رہا گو نقصان جان کی ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم ہر جگہ تشویش کا اظہار ہو رہا ہے۔ غیر مصدقہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ زلزلہ کا بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ ٹیلیگراف کے ایک نوٹس سے معلوم ہوا ہے کہ تمام تار برقی کی لائن خراب ہوگئی ہے اور رسل و رسائل میں بہت دیر ہو رہی ہے۔

کوئٹہ میں ایک ہزار نفوس کی ہلاکت

نقصانات کے پہلے تخمینے کے مطابق صرف کوئٹہ ہی میں ایک ہزار جانوں کا اتلاف ہوا ہے۔ کمانڈر انچیف کل کوئٹہ روانہ ہو رہے ہیں ۴۳ ہوا باز ہلاک ہوئے ہیں جن میں فلائنگ آفیسر پیاپر بھی شامل ہے۔ ذیل کے سول حکام ہلاک ہوگئے اور مسٹر میرڈتھ جونز پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ اپنی بیوی اور ساس کے ساتھ ہلاک ہوگئے (۲) مسٹر فرانسس انجینئر محکمہ نہر معہ اپنی اہلیہ کے ہلاک ہوگئے۔ کوئٹہ سے چار میل کے فاصلہ پر قصبہ مستونگ بالکل تباہ ہوگیا ہے یہاں کی ½ آبادی ہلاک ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ ارد گرد کے دیہات بھی زلزلے کی زد سے نہیں بچ سکے۔ ذیل کے افسروں کا ایک بچہ ہلاک ہوا۔ کرنل لیوران ولیم مسٹر ڈیک فیلڈ اور مسٹر فرانسیس ٹیلیگراف ٹریفک کے ڈائرکٹر اور طیارہ میں پرواز کر رہے ہیں

کراچی ۳۱ ؍مئی۔ حال ہی معلوم ہوا ہے کہ سول کوارٹروں کا علاقہ تباہ ہو گیا ہے۔ مگر چھاؤنی میں زلزلہ کا کوئی زیادہ اثر نہیں ہوا۔ تار برقی کا سلسلہ بالکل منقطع ہوگیا ہے۔ ٹیلیگراف کے حکام وائرلیس کے ذریعہ اطلاعات مہیا کر رہے ہیں۔ نقصانات کی تفصیل معلوم کرنا بیحد مشکل ہے۔ سرکانہ۔ شکارپور سکھر اور شمالی سندھ کے دیگر مراکز سے زلزلے کی اطلاعات آ رہی ہیں۔

رات کے تین بجے جب زلزلہ کا جھٹکہ محسوس ہوا تو تمام لوگ بستروں پر سے اٹھ کر باہر دوڑ آئے۔ اور گڑگڑا کر دعائیں مانگنے لگے۔

(ا۔ پ)

کوئٹہ میں قہر الٰہی

(غلام احمد صاحب مضطر ہاشمی)

لرزہ کیوں طاری نہ ہوتا ہر در و دیوار پر
کانپتی تھی خود زمیں مانند پائے ناتواں

مٹ گئیں سب یادگاریں صورت حرف غلط
ہو گئے نابود جتنے نامیوں کے تھے نشاں

سوزش پنہاں کے باعث مضطرب ہو کر زمیں
اڑ چلی سوئے فلک مانند گرد کارواں

نخل جتنے تھے ہوئے محروم برگ و بار سے
بوستاں میں تاک پر تھا بید مجنوں کا گماں

آ رہی تھی یہ صدا بام و در و دیوار سے
شور محشر بھی ہوا ہے زلزلے کا ہمزباں

کانپتی جاتی تھی تیلی سے نکلنے میں نظر
وقت جنبش فرط ہیبت سے لرزتی تھی زباں

ذرہ ہائے خاک کی طینت سے نکلا تھا سکوں
چپہ چپہ اس زمیں کا بن گیا تھا آسماں

سوز کا احوال شق ہو ہو کے کہتی تھی زمیں
اور پروانوں کی صورت اس پہ گرتے تھے مکاں

کل گھنڈر مونگھیر کے کہتے تھے جو بیاح سے
آج سن لو کوئٹہ کی خاک سے وہ داستاں

دفعتاً سب ہو رہے تھے زندہ پیوند زمیں
پیر کی آنکھوں کو نم کرتی نہ تھی مرگ جواں

اس کا باعث خواہ کچھ ہو چشم بینا کے لئے
زلزلہ قہر الٰہی کا ہے اک روشن نشاں

پھر زمیندار

۵ جون ۱۹۳۵ء کو لکھتا ہے کہ:۔

کوئٹہ شہر

تمام شہر تباہ و برباد ہو گیا ہے۔ حکام حفظان صحت کے مشورے سے شہر کے گرد فوج کا پہرہ بٹھا دیا گیا ہے تخمینہ کیا گیا ہے کہ تقریباً بیس ہزار لاشیں ابھی تک ملبے کے نیچے دبی پڑی ہیں ۱۰ اموات ـــــ کا صحیح تخمینہ ابھی تک نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستانیوں میں صرف دس ہزار اشخاص بچے ہیں۔ مگر اس تعداد میں بھی چار ہزار مجروحین شامل ہیں

علاقہ سول

تمام مکانات گر کر زمین کے ساتھ ہموار ہو گئے ہیں۔ صرف گورنمنٹ ہوس کا کچھ حصہ کھڑا ہے۔ چرچ اور کلب بھی کھنڈروں میں منتقل ہو گئے ہیں

علاقہ چھاؤنی

چھاؤنی کا ایک چوتھائی تو بالکل تباہ ہو گیا ہے مگر بقیہ حصہ محفوظ ہے۔ مگر نقصان اس کو بھی پہنچا ہے۔ آر۔ اے الیف علاقہ میں تو بہت نقصان ہوا ہے تمام بیرکیں گر گئی ہیں۔ ۲۷ مشینوں میں صرف ۶ قابل استعمال رہ گئی ہیں

ریلوے علاقہ

بالکل تباہ اور برباد ہو گیا ہے۔

نہا اور سٹاف کالج کا علاقہ

یہ علاقہ محفوظ ہے اسے کوئی نقصان نہیں پہونچا

گرد و نواح کے دیہات

یہ دیہات بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ان کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے لیکن نقصان کا تخمینہ ابھی تک نہیں کیا جا سکا۔ فوجی دستے تحقیق کے لئے اور دیہاتیوں کی مدد کے لئے باہر روانہ کئے جا رہے ہیں۔

ملحقہ اضلاع

جتنی اطلاعات اب تک موصول ہو چکی ہیں ان سے پایا جاتا ہے کہ مستونگ اور قلات بالکل زمین کے برابر ہو گئے ہیں۔ اور بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ وہ تمام دیہات جو قلات اور کوئٹہ کے درمیان تھے تباہ و برباد ہو چکے ہیں

لورالائی اور چمن محفوظ حالت میں ہیں۔ ..... سنڈیمن کو بھی کوئی نقصان نہیں پہونچا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علاقے زلزلے کی زد سے بچ رہے

فوجی علاقے میں زلزلہ کا اثر

فوجی عمارات بھی کافی تعداد میں کھڑی ہیں زلزلے سے آر۔ ایف کا کافی نقصان ہوا۔ جو اشخاص امدادی کام میں مصروف ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ ۵۷ آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ بعض ان سے زیادہ بتلاتے ہیں۔ بہت سے طیارے خراب ہو گئے ہیں تخمینہ کیا گیا ہے کہ ۲۰ ہزار لاشوں کی رسم تجہیز و تکفین تو ہو چکی ہے۔ اور بہت سی لاشیں ابھی تک ملبے کے نیچے پڑی ہیں۔ اور نا ممکن معلوم ہو رہا ہے کہ ہزارہا من ملبے کو جو کئی ایکڑوں میں پڑا ہوا ہے ہٹا کر لاشوں کو نکالا جائے۔ یہ بات زیادہ استعجاب کا باعث نہ ہوگی اگر زلزلے کی مصیبت سے دو چار ہونے کے بعد دوسری وبا اور بدبو کو دبانے کے لئے شہر کو جلا دیا جائے

کوئٹہ شہر بالکل خالی ہو گیا

فوج نے شہر کو بالکل خالی کرا دیا ہے۔ کل فوجی حکام نے فیصلہ کیا کہ تمام زندہ نفوس کو شہر سے نکال لیا جائے۔ اس لئے بہت سے خیمے ان اشخاص کے لئے شہر سے باہر نصب کر دیئے گئے

ریلوے مصیبت زدگان کو مفت کوئٹہ سے باہر لے جا رہی ہے۔ ان کو حبیب آباد میں سامان خوراک مہیا کیا جا رہا ہے زلزلہ زدگان کے لئے ایک مصیبت یہ ہے وہ یہ کہ زلزلہ کے جھٹکے ابھی تک محسوس ہو رہے ہیں جو ان کو خائف کر رہے ہیں۔ آج صبح میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سے بات چیت کر رہا تھا۔ تو زلزلہ کا ایک شدید جھٹکا محسوس ہوا

مسٹر مادھو گا والا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بال بال بچ گیا۔ اس نے بتلایا کہ اس کے کتے نے خلاف معمول گھر میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ اور ساری رات بھونکتا رہا۔ صبح تین بجے کے قریب کتے کے بھونکنے کی آواز سنی۔ مسٹر مادھو گا والا کتے کو بلانے کے لئے اٹھا ہی تھا کہ زلزلے کا شدید جھٹکا اسکو محسوس ہوا۔ وہ اپنی بیوی کو بستر سے اٹھا کر فوراً گھر سے باہر ہو گیا

جنرل پوسٹ آفس کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس کا کلاک تین بجکر تین منٹ پر کھڑا ہے

سرکاری اطلاعات

شملہ ۳ جون حکومت ہند نے زلزلہ کوئٹہ کے متعلق حسب ذیل تازہ بیان شائع کیا ہے جو ۳ جون کی دوپہر تک موصول شدہ سرکاری اطلاعات پر مبنی ہے۔

۲ جون کو سارا دن زلزلے آتے رہے

کل سارا دن تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد زلزلے آتے رہے۔ لیکن مزید نقصان کسی قسم کا نہیں ہوا اور نہ اتلاف جان کی کوئی مزید اطلاع موصول ہوئی ہے

شہر کی تباہی کے اعداد و شمار

صرف کوئٹہ میں اموات کی تعداد ۲۶ ہزار ہے شہر کی آبادی چالیس ہزار تھی۔ ابھی تک بیس ہزار نعشیں منہدم عمارات میں دبی ہوئی ہیں۔ اور اب تک تقریباً پانچ ہزار نعشیں کھنڈرات سے نکالی جا چکی ہیں جنہیں دفن کر دیا گیا ہے یا جلا دیا گیا ہے

چھاؤنی کی تاخت و تاراج

اس خبر کی تصدیق ہو چکی ہے کہ آر۔ اے۔ الیف لائنز کولا پا۔ رام آباد۔ سپیشن آباد ادا یا وغیرہ ہیں۔ سکنہ زناؤ کے ایک خاندان میں سوائے ایک آدمی کے باقی سب ہلاک ہو گئے ہیں۔

پونے دس بجے آخری ٹرین کی آمد

پونے دس بجے کے قریب آخری سپیشل ٹرین لاہور ریلوے سٹیشن پر پہنچی۔ لیکن قبل اس کے تمام سواریوں کو ٹرین سے اُتارا جائے صرف اُن تیس چالیس زخمیوں کو سٹریچر کے ذریعہ اُتار کر ایمبولینس کاروں میں پہنچا دیا گیا۔ جو شدید مجروح تھے اس کے بعد تمام سواریوں کو جن کی تعداد سولہ سو بیان کی جاتی ہے ٹرین سے اُترنے کی اجازت دیگئی

مسافروں کو کسی سوال کا جواب دینے کا بھی ہوش نہ تھا

جب تباہ حال سواریاں جن میں تمام قوموں کے زن و مرد شامل تھے اُترے۔ تو لاہور کے لوگوں نے اُن سے کوئٹہ کے حالات اور اپنے اپنے لواحقین کے متعلق پتے دریافت کرنے شروع کئے اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک یہی حالت تھی بہت سے خاندان جو بچ کر آئے ہیں ایسے ہیں کہ اُنمیں سوائے چند نفوس کے باقی سب ہلاک ہو چکے ہیں

ایک چار ماہ کا لاوارث بچہ

ایک خاندان میں سے صرف چار ماہ کا ایک بچہ بچا ہے جسے اس کا ہمسایہ اپنے ساتھ لے آیا ہے۔ جس مسافر سے کوئٹے کے متعلق تفصیلی حالات معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ تو وہ یہی جواب دیتا تھا کہ اُسے سوائے اپنے گھر اور اپنی جان کے کسی دوسرے کی خبر نہیں کہ کیا ہوا۔ کون بچا اور کون ہلاک ہوا۔ زلزلے والی رات شب قیامت تھی جس نے آناً فاناً آباد شہر کو قبرستان میں تبدیل کر دیا۔

فوج کی طرف سے فوری امداد

ایک مسافر نے بیان کیا کہ جب زلزلے سے مکانات وغیرہ منہدم ہو گئے تو فوج نے فوراً امداد بہم پہنچائی اور جہاں تک ممکن ہو سکا ملبے میں دبے ہوئے زندہ لوگوں کو باہر نکالنے کی کوشش کی بہت سے ایسے اشخاص تھے جو کوشش کے باوجود نکالے نہ جا سکے

کوئٹہ کی موجودہ حالت

ملتان ۳ جون۔ ملتان میں جو لوگ کوئٹہ سے بچکر پہنچے ہیں۔ ان کی زبانی نہایت ہولناک اور لرزہ خیز داستانیں سننے میں آئی ہیں۔ ان کے بیان کردہ واقعات سے چند فقرے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں

"کوئٹہ میں ایک عمارت بھی صحیح و سالم نہیں بچی۔

"دس افراد کے کنبہ میں مشکل ایک یا دو افراد ہی زندہ و سلامت بچے ہوں گے۔

ملبے سے کئی دفعہ مجھے نکالو مجھے نکالو میں ایک ہزار روپیہ دوں گا" کی صدائیں سنائی دیں

بابو محلہ جس میں دس ہزار لوگ آباد تھے جل کر راکھ ہو گیا ہے۔

ملتانی محلہ کا بھی یہی حال ہوا ہے۔

کوئٹہ سٹیشن فرش زمین کے ساتھ ہموار ہو گیا ہے۔ سٹاف سارا تباہ ہو گیا ہے۔ پولیس چھاؤنی اور پولیس لائنز کا بھی کہیں نشان نہیں ملتا پولیس کے تمام کنسٹیبل اور ان کے عیال و اطفال حرف غلط کی طرح نیست و نابود ہو گئے ہیں

سول لائن کے بنگلوں میں ایک بھی موجود نہیں ایک شخص جو یہاں آیا اس کا بیان ہے کہ اس کے پاس ۵ ہزار روپیہ نقد اور پندرہ ہزار روپیہ کا مال مکان میں موجود تھا۔ لیکن اب وہ نان شبینہ کا بھی محتاج ہے اس خاندان کے تین کمانے والے افراد زلزلہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ (ا۔ پ)

"قلات کی تباہی کی تفصیلات

کراچی ۳ جون۔ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ قلات میں زلزلہ کا اثر ۶۲ میل تک ہوا۔ اور باسٹھ میل کے طول و عرض میں تمام عمارات سطح زمین کے ساتھ ہموار ہو گئیں۔ تباہ شدہ مواضع میں مستونگ۔ فرنگ آباد اور ڈنگرہ بھی ہیں۔ صرف شہر قلات میں ایک سو تیس اموات واقع ہوئیں۔ آج کوئٹہ میل کے ذریعہ سینکڑوں مجروحین جیکب آباد اُتارے گئے۔ بہت سے مجروحین بلوچستان کے رہنے والے ہیں۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ محکمہ ڈاک و تار کے جو کلاک منہدم عمارات میں گرے ہوئے اور شکستہ حالت میں ملے ہیں ان سب پر سوئیاں ۳ بجکر ۲ منٹ پر تھیں۔

فوجی نعشوں کو تیل اور پیٹرول سے جلا رہے ہیں لیکن پھر بھی بدبو اور تعفن سے بڑی حالت ہو رہی ہے۔ اس کام پر متعین فوجیوں نے گو چہروں کو ڈھانپ رکھا ہے لیکن باوجود اسکے منہدم عمارات کے ملبہ سے سخت تعفن آ رہی ہے۔ لوٹ مار کے خطرہ کی وجہ سے کسی کو چھاؤنی میں جانے کی اجازت نہیں۔

ہسپتال میں پندرہ سو مجروحین پڑے ہیں۔ جن میں سے صرف پانچ سو کے بچنے کی امید کی جاتی ہے۔ کل جو ٹرین سریاب سے گذر رہی تھی زلزلے کی وجہ سے ہچکولے کھانے لگی۔ مسافر ڈر سے نیچے کود گئے۔

ضلع مستونگ میں دس ہزار جانوں کا اتلاف

شملہ ۳ جون۔ آخری اطلاع مظہر ہے کہ ضلع مستونگ میں زلزلہ نے دس ہزار نفوس کی جانیں لی ہیں۔ مستونگ شہر میں دو ہزار جانیں تلف ہوئیں۔ ڈفرن ہسپتال بالکل منہدم ہو گیا ہے۔ دس انڈین آرمی کلیریکل کورز میں سے صرف چار زندہ بچے ہیں۔ ابھی تک جھٹکے متواتر آ رہے ہیں۔ کل دوپہر شہر سے باہر زمین پھٹ گئی۔ فوجی منہدم عمارات سے نعشیں نکالنے میں مصروف ہیں لیکن اب یہ کام ناممکن سا ہو گیا ہے۔

لاہور ریلوے اسٹیشن کا روح فرسا منظر

لاہور ۳ جون۔ زلزلہ کوئٹہ کے اڑھائی سو مجروحین آج ۳ بجکر ۳ منٹ پر ایک سپیشل ٹرین کے ذریعے لاہور میں لائے گئے ہزار ہا اشخاص کا مجمع ریلوے سٹیشن پر موجود تھا۔ مگر پولیس نے اس کو پلیٹ فارم پر آنے سے روک دیا۔ مجروحین کے لواحقین کافی تعداد میں سٹیشن پر موجود تھے۔ مگر پلیٹ فارم پر جانے کی ان کو اجازت نہ دیگئی۔ ایمبولنس کاریں کافی تعداد میں سٹیشن پر تھیں۔ زخمیوں کو سپیشل ٹرین سے اُٹھا کر کاروں میں بٹھا دیا گیا۔ اور کاریں چھاؤنی ہسپتال کو روانہ ہو گئیں۔ ریلوے سٹیشن کا منظر نہایت روح فرسا تھا اِدھر زخمیوں کے کراہنے کی آوازیں آ رہی تھیں اُدھر ان کے لواحقین کی بین و بکا کی آواز سے سینہ پھٹا جاتا تھا۔ فینائل اور پانی وغیرہ پلیٹ فارم پر اور باہر مہیا کیا جا رہا تھا۔ تاکہ بدبو کے باعث کسی بیماری کا امکان نہ رہے۔

صرف کوئٹہ میں ۲۵۰۰۰ سے زائد نفوس کی ہلاکت

کوئٹہ ۳ جون۔ نقصان کی پوری تفصیل تو ابھی تک معلوم نہ ہو سکی۔ مگر اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف کوئٹہ میں ۲۵۰۰۰ سے زائد افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ قرب و جوار میں کئی ہزار جانوں کا اتلاف ہوا ہے۔ ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ ملبے سے اُن نفوس کو نکال لیا جائے جو ابھی تک بقید حیات ہیں۔ حکام نے تقریباً ۵۰۰۰ لاشیں ابھی تک سپرد خاک کی ہیں۔ وہ لاشیں جن کی تجہیز و تکفین کا انتظام رشتہ داروں نے کیا۔ ان کی صحیح تعداد ابھی معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن یہ تعداد بھی ہزاروں سے کم نہیں۔ وہ اشخاص جو اپنے گھروں کو جانے کے آرزو مند ہیں اُن کو ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ اور بذریعہ ریل ان کو مفت بھیجا جا رہا ہے۔ اس وقت تک ۱۴ اسپیشل گاڑیاں کوئٹہ سے روانہ ہو چکی ہیں۔ جن میں سے تقریباً ۱۴ ہزار مصیبت زدگان باہر بھیجے گئے ہیں۔

امدادی کام نہایت تسلی بخش طور پر کیا جا رہا ہے ۸ ہزار کے قریب مجروحین کا علاج مختلف ہسپتالوں میں ہو چکا ہے ۷۰ ڈاکٹر کئی سو نرسیں اور بے شمار رضاکار مجروحین کا علاج کر رہے ہیں۔ انجمنہائے صلیب احمر کراچی لاہور کے رضاکار قابل قدر خدمت انجام دے رہے ہیں۔

خورونوش کا سامان افراط کے ساتھ بھیجا گیا ہے سامان اور پیٹرول وغیرہ مہیا کرنے کے لئے مزید انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

چودھری محمد امین مالک پنجاب بکڈپو کا بیان

جمعرات اور جمعہ مورخہ ۳۰ ر ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کی درمیانی رات کے ٹھیک تین بجکر دس منٹ پر جبکہ لوگ خواب غفلت میں سو رہے تھے زلزلے کے زبردست چار جھٹکے آئے۔ جو چار پانچ سکنڈ تک رہے۔ گہری نیند سونے والوں کو سنبھلنے اور بستروں سے اُٹھنے کی فرصت نہ ملی۔ آواز اس قدر دہشتناک تھی۔ جیسے دو ڈاک گاڑیوں کے کراس کے وقت ہوتی ہے۔ زلزلہ کیا تھا قہر خداوندی تھا جس کے تصور سے روح لرز اٹھتی ہے۔ گرمیوں میں کوئٹہ کی آبادی ۶۵ ہزار ہو جاتی ہے نقصان جان کا اندازہ ۷۵ فیصدی زیادہ ہے۔ سول کی اطلاع غلط ہے۔ زندہ لوگوں میں صرف پندرہ فیصدی شدید مجروح ۸۰ فیصدی خفیف مجروح۔ اور صرف دو فیصدی وہ خوش قسمت افراد ہیں جو صحیح و سالم بچے۔ یہ اعداد و شمار صرف بلدیہ کوئٹہ کے حدود کے اندر کے ہیں۔

کوئٹہ کے قرب و جوار کا نقصان

کوئٹہ کے قرب و جوار کے گاؤں میں نقصان جان کا اندازہ ۹۰ فیصدی سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ دیکھتے دیکھتے مہر ہلاک عمارتیں زمین کے برابر ہو گئیں مالی نقصان کا اندازہ کئی کروڑ روپیہ ہے۔ بابو محلہ

مچھلی بازار - بازار صرافاں - سورج گنج بازار - بروس روڈ - غریب آباد - قندھاری بازار - پیر بخاری بازار - شفاخانہ روڈ - اور قصر اسمٰعیلیہ میں زیادہ نقصان ہوا کیونکہ اکثر عمارتیں دو منزلہ تھیں - اسلام آباد - لوحاری - ظفر آباد - میکانگی روڈ اور ارشد آباد وغیرہ حصہ شہر میں زلزلہ کی شدت کسی قدر کم تھی - اکثر عمارتیں سہ منزلہ خام اور نئی تھیں - چھاؤنی میں نقصان جان یقیناً کم ہوا کیونکہ فوجی لوگ اکثر باہر سو رہے تھے - مگر جو عمارتیں بچی ہیں - ان میں سے ایک بھی اس قابل نہیں کہ آئندہ رہائش اختیار کی جا سکے -

شہر خموشاں

کوئٹہ کیا ہے - شہر خموشاں ہے - مدفی لاشوں کو فوری امداد اور خصوصاً پانی نہ ملنے کی وجہ سے اور بھی زیادہ نقصان ہوا - گورنر صاحب بہادر نے کسی اہم تقریب پر تمام صوبہ بلوچستان کے سرکردہ لوگوں کو اسی رات دعوت چائے پر مدعو کیا ہوا تھا - جو سب کوئٹہ میں تھے - نواب یوسف علی خان مگسی بھی اپنے مکان میں دب گئے - شیخ عبد الصمد صاحب سپرنٹنڈنٹ کو شدید ضربات آئیں - ان کے صرف دو تین آدمی بچے - میاں نصیر الدین صاحب سابق سکرٹری ہز ہائی نس خان قلات کے دو بچے بھی دب گئے - ہز ہائی نس خان قلات بھی بفضل خدا سلامت ہیں - مکران کا محل تباہ ہو گیا ہے - ملٹری کے ہوائی جہازوں کو کافی نقصان پہنچا ہے - ہسپتال زخمیوں سے بھر پور ہیں - گورنمنٹ نے ریس کورس اور جیمخانہ گراؤنڈ میں خیمہ نصب کر دیئے ہیں - طبی امداد اور خوراک وغیرہ کا بند و بست بالکل نفی کے برابر ہے (زمیندار)

چار سو پولیس کانسٹبلوں سے ۳۶۸ ہلاک

پولیس لائن میں چار صد پولیس کنسٹبلوں کی نفری تھی - جن میں سے ۳۶۸ ہلاک ہو گئے اور باقی شدید و خفیف طور پر مجروح ہو گئے - ۲ جون کے سرکاری اعلان کے ذریعہ تعفن پیدا ہو چکا ہے - پانی نہ ملنے کی وجہ سے سینکڑوں زخمی جو بچ سکتے تھے ضائع ہو گئے - ریاست بہاولپور کی ملٹری نے اپنی خدمات پیش کی ہیں -

ایک سکول ماسٹر کی دردناک کہانی

ایک زخمی ہندو سکول ماسٹر نے جو بابو محلہ میں رہتا تھا بیان کیا کہ مکان گرنے سے ایک ہشت سالہ لڑکا ملبے کے نیچے سات گھنٹے دبا رہا - چونکہ وہ خود زخمی ہو چکا تھا اور اس میں اتنی سکت نہ تھی کہ وہ اسے نکال سکتا - اس نے صرف یہ کیا کہ لڑکے کے منہ کے سامنے سے مٹی ہٹا دی تاکہ اس کا تنفس جاری رہ سکے سات گھنٹے کے بعد چند دوسرے آدمیوں کی امداد سے اسے ملبے کے نیچے سے نکالا گیا - اس کی عورت بھی اس ملبے کے نیچے دب گئی جو تلاش کے باوجود نہ مل سکی

گوجرانوالہ کے ایک مسلمان نے بیان کیا کہ اس کے خاندان کے تیرہ چودہ آدمی تھے سب ہلاک ہو گئے - صرف وہی بچا -

بہار اور کوئٹہ کا ماتم

زمین خطۂ ہندوستاں کو کیا ہوا یارب
بہار جانفزا جن باغ کی دل کو لبھاتی تھی
کبھی اٹکھیلیاں کرتی تھی غنچوں کی جبینوں سے
خوشی جس کے مکینوں کی غلام دست بستہ تھی
مگر ان زلزلوں نے آہ ریگستان کر ڈالا
بھری بستی کو دم میں آہ یوں برباد کر ڈالا
نہیں معلوم ہم سے کیا ہوئی لغزش زمانے میں

ہمارے لہلہاتے بوستاں کو کیا ہوا یارب
نسیم صبحدم سے کھیلتی اور مسکراتی تھی
کبھی آویزشیں ہوتی تھیں گلشن کے مکینوں سے
زمین ہند کو کہتے تھے سب جنت ہے دنیا کی
ہماری جنت الفردوس کو سنسان کر ڈالا
چمکتا گلستان ہند غیر آباد کر ڈالا
کہ بیش از بیش رہتا ہے فلک ہم کو ستانے میں

نہیں معلوم کیا سوجھی خدا کو آسمانوں سے
زمین ہند کو پیسا پہاڑوں کی چٹانوں سے

ایک فوجی کا بیان

کوئٹہ کے ایک مسافر اسمٰعیل خان سابق بولجر موٹر ٹرانسپورٹ نے کوئٹہ زلزلہ کے متعلق بعض تفصیلی حالات بیان کرتے ہوئے کہا :-

ہم سرائے بغدادی میں رہتے تھے - ۳۱ مئی کی رات کے تین بجے زلزلہ کے تین جھٹکے محسوس ہوئے ہم برآمدے میں سو رہے تھے - فوراً باہر نکل آئے ہمارے مکان کے ساتھ والے مکان گر پڑے جن کے گرنے سے گرد و غبار پھیل گیا - کچھ دکھائی نہ دیتا تھا - بہت سے لوگ مکانوں سے باہر نکل کر دوسری دیواروں اور مکانوں کے نیچے دب گئے - سرائے مذکور میں پچاس آدمیوں میں سے صرف ایک درجن آدمی بچ سکے - باقی سب ہلاک ہو گئے بابو محلہ - گوالمنڈی - ملتانی محلہ - غریب آباد - سورج گنج - شکارپوری بازار - مچھلی بازار - سبزی مارکیٹ میوہ مارکیٹ - گوشت مارکیٹ گر کر بالکل زمین کے برابر ہو گئے ہیں - سب سے زیادہ تباہی بابو محلہ میں آئی ہے -

دو پردہ دار خواتین کی بے بسی

ایک دردناک منظر یہ تھا کہ ہوتی مردان کے ایک پٹھان مسمی عبد الرحیم جو کہ کوئٹہ پولیس لائن کا امام تھا دو نوجوان لڑکیاں شفاعت بی بی اور بی بی قریشہ اور ایک خورد سالہ بچہ بخت الحیات نہایت سراسیمگی کی حالت میں بیٹھی تھیں - ان کی تن ہائی اور کس مپرسی سے متاثر ہو کر جب لوگوں نے ان سے نام و پتہ وغیرہ پوچھا - تو وہ سخت پریشان ہوئیں دریافت پر پتہ چلا - پچھیں امام سخت مجروح ہو کر ہسپتال لے جایا گیا ہے - اور اب وہ ہوتی مردان جا رہی ہیں - لڑکیوں کے کھانے اور پینے کے لئے شربت اور روٹی وغیرہ دی گئی - تو انہوں نے کھانے پینے سے انکار کر دیا - اور چند دوسری عورتوں کے پاس جو کوئٹہ سے آ رہی تھیں جا بیٹھیں

مسٹر وقار انبالوی کے ماموں صاحب

وقار انبالوی ایڈیٹر پرتاپ کے ماموں نوازش علی صاحب بھی اپنے ایک نوجوان لڑکے منظور علی کو زلزلہ کی نظر کر کے مجروح ہو کر لاہور پہنچے - وقار صاحب آپ کو اپنے ہمراہ اپنے مکان پر لے آئے - نوازش علی صاحب عمر رسیدہ بزرگ ہیں - آپ دہلی جا رہے ہیں

کوئٹہ کی تباہی پر ایک اجمالی نظر

راولپنڈی کے ایک شخص مسمی غلام محمد صاحب جن کے عزیزوں میں سے دس عزیز کوئٹہ میں لقمہ اجل ہو چکے ہیں - اپنی رقت انگیز داستان کے ساتھ وہاں کے انتظامات پر بھی روشنی ڈالی ہے - اس نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ کوئٹہ شہر بالکل ویران ہو چکا ہے - سول ہسپتال - پولیس لائن بالکل تباہ ہو چکی ہے - گورنمنٹ ہاؤس کا بیشتر حصہ گر چکا ہے - سول سٹیشن سے تمام بنگلے مسمار ہو گئے ہیں جیل خانہ میں نوے آدمیوں میں سے صرف دس آدمی بچے ہیں - کوئٹہ شہر کی کل آبادی کا اندازہ ۵۲۰۰۰ ہزار کا اندازہ لگایا گیا ہے - جس میں سے ۴۴۰۰۰ ہزار مر گئے اور شدید زخمی ہوئے - باقی آٹھ ہزار ایسے ہیں جن میں سے بیشتر تعداد خفیف مجروحین کی ہے - ملٹری کا سوائے برائل ایئر فورس کے تباہ ہو جانے کے اور کوئی ایسا نقصان نہیں ہوا جو قابل ذکر ہو -

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار مسٹر این۔ این گھوسلہ متعینہ کوئٹہ کا بیان

لاہور ۱۲ جون۔ جو لوگ زلزلہ کے دوران میں ملبے میں دب گئے تھے۔ جنہیں ملبے سے زندہ نکالا گیا ان میں ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار متعینہ کوئٹہ مسٹر این این گھوسلہ بھی تھا۔ مسٹر گھوسلہ کی اہلیہ اور ایک بچہ اور ایک بھتیجی ہلاک ہو گئے۔ لیکن اُن کی والدہ اور ہمشیرہ زندہ بچ گئیں۔ وہ کل صبح چہار شنبہ کو سپیشل ٹرین میں لاہور پہنچ گئے۔ مسٹر گھوسلہ نے جو واقعات سنائے ہیں وہ مسٹر گھوسلہ ہی کے الفاظ میں درج کئے جاتے ہیں:۔

زلزلہ سے عمارت کس طرح گری

ہم ایک منزلہ مکان میں ۳ رچرڈ روڈ پر رہتے تھے۔ شام کیونکہ نہایت سرد ہوا چلتی رہی۔ اسلئے ہم سردی سے بچنے کے لئے مکان کے اندر سو گئے جس وقت زلزلہ آیا میری بہن اور والدہ جاگ رہی تھیں۔ کیونکہ وہ ایک مریض کی تیمارداری میں مصروف تھیں میں دنیا و مافیہا سے بے خبر گہری نیند سو رہا تھا۔ پہلے ایک خفیف سا جھٹکہ آیا جسے عورتوں نے معمولی سمجھا کیونکہ ایسے زلزلے کوئٹہ میں عموماً آتے رہتے لیکن دوسرے لمحوں میں یہی جھٹکے زبردست ہچکولوں میں بدل گئے۔ مجھے عورتوں نے فوراً بیدار کیا۔ اور ہم پچھلے دروازہ کی طرف لپکے۔ کیونکہ وہی سب سے نزدیک تھا۔ اگر ہمیں دو تین سکنڈ اور مل جاتے تو ہم برآمدے میں پہنچ جاتے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ہم برآمدہ تک پہنچتے ساتھ والا دو منزلہ مکان زبردست گڑگڑاہٹ کے ساتھ برآمدے پر گرا۔ اس سے ہمارے مکان کی چھت بیٹھ گئی برآمدے کے پاس ہی ہمارا سارا کنبہ سو رہا تھا جو چھ افراد پر مشتمل تھا اور جس میں ایک نوکر بھی تھا

سارا کنبہ ملبے میں دفن ہو گیا

ہم ایک کمرے میں قید ہو گئے کمرہ مسمار ہو چکا تھا۔ لیکن ہم ایک چار فٹ مربع اور تین فٹ اونچے مقبرے میں مقید تھے۔ ہم سب پر اینٹیں برس رہی تھیں۔ میری اہلیہ اور بچہ آنکھوں کے سامنے ہلاک ہوئے۔ مجھے باہر سے مبہم آوازیں سنائی دے رہی۔ لیکن مجھ میں اتنی طاقت باقی نہ تھی کہ میں چیخ یا چلا سکتا۔ میں اسی حالت میں کامل تین گھنٹے پڑا رہا۔ آخر مجھے کسی کی آواز سنائی دی میں نے ٹین کی چادروں کو کھٹکھٹایا جو میرے سر پر پڑی تھیں۔ اور بچانے والوں سے مجھے باہر نکالنے کی درخواست کی۔ انہوں نے انہیں ہٹا کر اتنا سوراخ پیدا کر لیا کہ ہمیں ایک ایک کر کے باہر گھسیٹ

لیا جائے۔

تاریکی میں مشکلات کا سامنا

رات بالکل تاریک تھی۔ ملبے سے لوگوں کو نکالنے والوں کے پاس معمولی لالٹینیں اور دو ہم روشنی والے لیمپ تھے۔ اسلئے یہ کام حد درجہ مشکل ہو رہا تھا۔ ملبے سے لوگوں کو نکالنے کا کام بھی اسوقت مصیبت زدگان ہی کر رہے تھے۔ مگر بعض جگہ تو مکان کچھ یوں بری طرح گرے تھے کہ انہوں کو دوسروں کی مدد کے بغیر نکالنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ علی الصباح فوج آ گئی اور

اور جہاں کسی کے کراہنے کی آواز آئی وہاں کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا باوجود اس کے یہ آفت یکایک آئی کہ رات کا وقت تھا۔ لوگوں کو بچانے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ لیکن فوج نے پھر بھی نہایت جانفشانی اور محنت سے کام کر کے لوگوں کی جانیں بچائیں وہ بالکل اسی طرح کام کرتے تھے گویا میدان جنگ میں مصروف کار ہیں۔

(ا۔ پ)

بوستان کوئٹہ کی بربادی

(ناظر حسن صاحب آزاد بی۔ اے)

کل جو تھا بوستانِ رشکِ بہار ۔۔۔ آج ہے خشت و سنگ کا انبار
ذرہ ذرہ ہے اس کا وحشت زار ۔۔۔ پتہ پتہ ہے اس کا حسرت بار
چہچہے ہیں نہ قہقہے باقی ۔۔۔ نزہت گل ہے اور نہ صوتِ ہزار
شیونِ بیوگان و شورِ یتیم ۔۔۔ نالۂ زخمیانِ سینہ فگار
زلزلہ نے یہ کر دیا ثابت ۔۔۔ عمر انساں ہے عمرِ برق شرار
جن کی شوکت پہ رشک آتا تھا ۔۔۔ اُن کا ملبہ بنا ہوا ہے مزار
خاک میں مل گئی امارت سب ۔۔۔ قصرِ عشرت رہا نہ موٹر کار
بنک میں جن کے تھے روپے لاکھوں ۔۔۔ پاس اُن کے نہیں ہے ایک سگار
سب ہیں مجبور خانماں برباد ۔۔۔ قابلِ رحم سب کی حالت زار
مٹ گیا امتیاز شاہ و گدا ۔۔۔ پل میں زردار ہو گئے نادار
کیوں پڑھوں میں نہ سورۂ زلزال ۔۔۔ یہ ہیں سارے ہی حشر کے آثار
رحم کر ہم گناہ گاروں پر ۔۔۔ اے غفور و کریم اے ستار

تیری "بطش شدید" اُف توبہ
وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

شہر کی تباہی اور اتلاف جان کے خوفناک نظارے

شملہ ۹ جون رائٹر کی ایک نامہ نگار خاتون متعینہ کوئٹہ نے جس کا زلزلہ کوئٹہ میں بچ نکلنا معجزہ سے کچھ کم نہیں ہے رائٹر کو ایک طویل مکتوب لکھا ہے۔ جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

"میں نہیں کہہ سکتی کہ یہ مکتوب آپ کو موصول ہو گا یا نہیں تاہم میں کوئٹہ کی تباہی کے متعلق چشم دید حالات لکھ کر بھیج رہی ہوں:۔

کوئٹہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ جدھر نظر اٹھا کر دیکھو کھنڈرات ہی کھنڈرات دکھائی دیتے ہیں۔ صرف سٹاف کالج کے رقبہ میں کوئی کوئی عمارت کھڑی نظر آتی ہے۔ یہ کالج چونکہ کوئٹہ سے باہر تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسلئے یہاں زیادہ نقصان نہیں ہوا میں اگر سو سال تک بھی زندہ رہی تو پنجشنبہ اور جمعہ کی درمیانی شب کو نہ بھول سکوں گی۔ رات کے پونے تین بجے یکایک ایک دھماکا سنائی دیا۔ اور میں جاگ اٹھی۔ مکانات سے کرنے سے جو مہیب آوازیں اور شور مچ رہا تھا اس نے حد درجہ خائف کر دیا۔ میری زبان سے خوف کے مارے صرف ایک لفظ "زلزلہ" نکلا میں نے اپنے خاوند (م) کو پکارا۔ اور بجلی کی طرح بستر سے نکل کر کھڑی ہو گئی۔ میری تمام تر توجہ اسوقت اپنے کمسن بچے (الف) پر مرکوز تھی مکان اسوقت اور زور سے مل رہا تھا۔ اور مکان میں چیزوں کے ٹوٹنے اور گرنے کی خوفناک آوازیں آ رہی تھیں ہچکولے اسقدر زور سے آ رہے تھے کہ میں اپنا توازن قائم نہ رکھ سکی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا دیواریں ایک دوسرے کے ساتھ منطبق ہو جاتی ہیں۔ اور گرد دیواروں کا پلاستر اینٹیں اور تمام فرنیچر ادھر ادھر گر رہے تھے۔ میں نے لپک کر نرسری کا دروازہ چوپٹ کھول دیا اور (الف) کو گود میں لے کر نرس میری اور اپنے خاوند (م) کے ساتھ باہر کے دروازے کی طرف بھاگی جسے میرا خاوند کھولنے کی کوشش کر رہا تھا دروازے کی تالی دروازے سے گر کر پلاسٹر اینٹوں اور مٹی کے انبار میں گر کر کھو گئی تھی۔ کمرے میں تاریکی چھا رہی تھی میرا خاوند دروازہ توڑ کر کھولنے میں ناکام رہا اس لئے ہمیں ہال کی طرف بھاگنا پڑا۔ اور غسل خانہ کی راہ سے باہر کی طرف دوڑے۔ میں نے نہ کوٹ پہن رکھا تھا۔ اور نہ جوتا۔ ہم پر اینٹیں اور مٹی بارش کی طرح برس رہی تھی۔ میرا تمام بدن لہولہان ہو رہا تھا۔ مکان سے نکل کر کھلی جگہ تک پہنچنے کی کیفیت حد درجہ ناقابل بیان ہے

کوئٹہ میں ہلاک شدگان کی تعداد چھپن ہزار تک پہنچ گئی

ملک معظم اور وزیر ہند کی جانب سے مصیبت زدگان کے نام پیغام ہمدردی

کوئٹہ میں زلزلہ کے متعلق اسوقت جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ چھپن ہزار کے قریب افراد اس زلزلے کی نذر ہو گئے۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ تیس ہزار کے قریب افراد اس زلزلے کی نذر ہو گئے۔ دو دن تک لوگ بھوک کی شدت سے تڑپتے رہے ہیں۔ کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا بعض اصحاب کا خیال ہے کہ زلزلہ بہار سے جسقدر اتلاف جان ہوا تھا۔ کوئٹہ کے زلزلہ اس سے بہت زیادہ نقصان دہ پایا جائے گا۔ پولیس کا کوئی آدمی زندہ نہیں بچا۔ لوٹ مار کے خوف سے کوئٹہ میں مارشل لا نفاذ کر دیا گیا تھا۔ محکمہ ڈاک کے ساٹھ ملازمین سے صرف چار کام پر پہنچ سکے بقیہ ہلاک ہو گئے۔ ایک سو انگریز ہلاک اور دو سو مجروح ہوئے۔ ملک معظم کی جانب سے مجروحین کے نام پیغام ہمدردی موصول ہوا ہے۔ ایجنٹ گورنر جنرل کو ہمدردی کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ امدادی کام جاری کر دیا گیا ہے۔ ریڈ کراس سوسائٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مجروحین و مصیبت زدگان کوئٹہ میں پانچہزار روپے کی رقم تقسیم کر دی جائے۔ لاہور سے کئی سپیشل ٹرینیں روانہ ہو گئیں۔ کراچی سے بھی ٹرینیں جا رہی ہیں۔ ایکہزار پونڈ خوراک اور پانصد ٹین دودھ کے حکومت پنجاب نے روانہ کر دیئے۔ (سیاست ۵ رجون ۱۹۳۵ء)

اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً

(الہام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۸ اراپریل ۱۹۰۵ء)

زلزلہ سے قبل ایک فوجی گارد نمودار ہوئی

لاہور ۱۰ رجون۔ کوئٹہ سے آمدہ ایک شخص نے بیان کیا کہ ۵/۴ پنجاب رجمنٹ کے سپاہیوں نے رات کے تین بجے ایک فوجی گارد آتی ہوئی دیکھی۔ جو سفید گھوڑوں پر سوار تھی۔ ان کی شکلیں بھی عجیب قسم کی تھیں۔ انھیں دیکھ کر دہشت محسوس ہوتی تھی۔ ایک شخص اس فوج کے آگے آگے تھا۔ جب یہ لوگ قریب گزرنے لگے۔ تو سردار نے عربی الفاظ میں کچھ آواز دی۔ اور گھوڑے آناً فاناً کوہ چہل تن کی طرف غائب ہوتے نظر آئے۔ اس کے فوراً بعد زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس ہونے لگے۔ اور تمام عمارتیں دھڑام سے زمین پر آ رہیں۔ (سیاست ۱۳ رجون ۱۹۳۵ء) ہمارا یقین ہے کہ یہ کشفی نظارہ اس شخص کو دکھایا گیا (داعی)

درجنوں اشخاص پاگل ہو گئے

بہت سے متمول تاجروں کے رشتہ دار ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور ان لوگوں کے غم برداشت نہ کرتے ہوئے بہت سے آدمی پاگل ہو گئے ہیں۔ جن آدمیوں کا لاکھوں روپیہ کا مال اور جانوں کا نقصان ہو گیا ہے وہ بھی دیوانہ وار کبھی ہنستے اور کبھی روتے ہیں۔

زلزلہ کا اثر

شملہ ۱۲ رجون۔ کوئٹہ میں زلزلہ سے پیدا شدہ حالات کے بارے میں آج دوپہر تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کی بنا پر حسب ذیل سرکاری بیان شائع ہوا ہے:۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ زلزلہ ایک سو تیس میل لمبائی اور ۲۵ میل چوڑائی کے وسیع رقبہ میں آیا۔ کوئٹہ میں امسال کی آبادی بالعموم ۴۸ ہزار قلات شہر کی تین ہزار اور مستنگ کی آبادی ۷ ہزار بتلائی جاتی ہے۔ دیہات کی آبادی بالکل مختلف ہے۔ اس علاقے میں کم از کم ایک سو دیہات بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ پناہ گزینوں اور حاجتمندوں کی تعداد کا اندازہ کروڑوں روپیہ بتلایا جاتا ہے۔ آج سہ پہر تک جو سرکاری پیغامات موصول ہوئے ہیں ان میں ہلاک شدگان کے متعلق ذیل کی واقفیت معلوم ہوتی ہے۔

ڈیڑھ صد گاؤں تباہ

کوئٹہ ۸ رجون۔ کوئٹہ کی تباہی کے علاوہ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ نواحی علاقے میں ۱۵۰ کے قریب گاؤں تباہ ہو گئے ہیں۔ اس تباہی سے دیہات میں کس قدر مرے ہیں ان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔

ساٹھ ہزار آدمی ہلاک

کراچی ۸ رجون۔ سندھ "آبزرور" کا سپیشل نامہ نگار متعینہ کوئٹہ رقمطراز ہے۔ کوئٹہ اور نواحی دیہات میں زلزلہ کی وجہ سے ساٹھ ہزار افراد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بلوچستان میں قیامت خیز زلزلہ کی وجہ سے سات ہزار سے زیادہ سندھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور بلوچستان میں ایک کوئلے کی کان پھٹ جانے سے بھی سینکڑوں اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایجنٹ گورنر جنرل نے ڈاکٹر حوالے کو لکھا ہے کہ کوئٹہ میں تباہی خیز زلزلہ کے نتیجے کے طور پر ۲ سو ہندوستانی عیسائی ہلاک ہو گئے ہیں۔

اسی فیصدی بوہرے ہلاک

کوئٹہ میں رہنے والے بوہروں میں سے ۷۵ یا ۸۰ فیصدی ہلاک ہو گئے ہیں۔

۲۲۷۷ نعشوں کو جلا دیا گیا

بولان اور کولک کے دروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا قریباً ایک ہزار اشخاص کو زندہ نکالا گیا ہے۔ ۷ ہزار پسماندگان کو ریس کورس کے میدان میں ٹھیرایا گیا ہے

....

دوسرے دن فوج نے ۲۲۷۷ نعشوں کو جلایا خوراک کی بجائے پانی کی تنگی زیادہ ہے ہر روز ہزاروں پیغامات بذریعہ لاسلکی پہنچ رہے ہیں

ریاست قلات میں بیس ہزار ہلاک

کوئٹہ ۵ رجون سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ریاست قلات میں ۳۰۰۰۰ ہزار افراد زلزلہ کی جھپٹ میں آئے۔ ان میں سے ۲۰۰۰۰ ہزار مر گئے

ہلاک شدگان کی تعداد

کوئٹہ کے زلزلے سے ہلاک شدگان کی صحیح تعداد ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ تاہم بعض موثق ذرائع سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ کوئٹہ اور اس کے گرد و نواح میں اس حادثہ فاجعہ سے ہلاک شدگان کی تعداد چھپن ہزار (۵۶۰۰۰) ہے۔

کوئٹہ میں ملازمین کو حکومت کی طرف سے امداد

چھ چھ ماہ کی تنخواہ پیشگی دی جائے

کراچی ۲۲ جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے محکموں نے اپنے ملازموں کو جو زلزلہ کے وقت کوئٹہ میں مقیم تھے چھ چھ ماہ کی تنخواہ پیشگی دینے کا اعلان کیا ہے۔ تاکہ وہ خانگی ضروریات کو پورا کر سکیں اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سرکاری ملازموں کو معاوضہ دیا جانے کا سوال بھی حکومت کے زیر غور ہے ایک بنئے کا بیان ہے کہ کوئٹہ کی آبادی ایک روپیہ میں چودہ آنے ہلاک ہو گئی ہے اور ایک آنہ زخمی ہوئی ہے اور صرف ایک آنہ بچت ہوئی ہے۔

کوئٹہ میں زلزلہ سے ہولناک تباہی

کوئٹہ ۸؍جون اسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار خصوصی کا بیان ہے کہ خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے .... کہ اسوقت کوئٹہ اور گرد و نواح میں اموات کی تعداد ۵۶ ہزار تک پہنچ گئی ہے رات کو سردی ہونے کی وجہ سے لوگ اندر سوئے ہوئے تھے۔ اسلئے موتیں زیادہ واقع ہوئیں۔ فوجی سپاہی معمولی نقصان کے ساتھ بچ گئے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ چھاؤنی میں زلزلے کے جھٹکے شدید نہیں تھے جنرل کمانڈنگ آفیسر بنگلے سے نکلے اور حکم دیا کہ فوج فوری امداد کے لئے شہر جائے۔ ساڑھے پانچ بجے فوج کی پہلی پلٹن شہر پہنچ گئی۔ اور کھدائی شروع کر دی جس سے بہت سے اشخاص بچ گئے۔ ملبہ کے نیچے سے جن اشخاص کو نکالا گیا ان میں مردوں کی نسبت زندہ اشخاص کی تعداد زیادہ تھی۔ فوج کام کر رہی تھی کہ زلزلے کے مزید جھٹکے محسوس ہوئے۔ چونکہ تمام کی تمام پولیس زلزلہ کی نذر ہو چکی۔ اسلئے دوسرے دن ملٹری نے شہر کا چارج لیا۔ شہر میں خورد و نوش کا تمام سامان تباہ ہو گیا تھا۔ اسلئے فوج نے اپنے سٹور سے لوگوں کو خوراک مہیا کی دس ہزار آدمیوں کو زندہ ملبہ کے نیچے سے نکالے جانے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ خوراک کی نسبت پانی کی بہم رسانی میں زیادہ دقت محسوس کی جا رہی ہے

سرکاری رپورٹ کے مطابق ۵؍جون کو آدھی رات تک کوئٹہ کی صورت حالات مندرجہ ذیل ہے۔ زلزلہ کے مزید جھٹکے محسوس ہوئے ہیں۔ لیکن جان و مال کا مزید نقصان نہیں ہوا۔ قلات اور اردگرد کے اضلاع کی صورت حالات ابھی تک غیر یقینی ہے۔ کھدائی کا کام جو منظم طریق پر شروع کیا گیا تھا بدبو کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے پولیس نے شہر کے گرد گھیرا ڈالا ہوا ہے۔

کوئٹہ کی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کیلئے چند جرنلسٹ وہاں گئے ہوئے ہیں۔ انھیں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کو سندھ کانگریس کونسل کے صدر نے لکھا تھا کہ کانگریس کے کارکنان کو کوئٹہ میں امداد کرنے کی اجازت دیجائے۔ مگر حکام نے اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ حکام کے اس حکم سے کانگریسی حلقوں میں ناراضگی پھیلی ہوئی ہے۔

شملہ ۸؍جون۔ کل تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد زلزلہ کے مزید جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ مگر وہ شدت میں تیز نہ تھے۔ کسی نئے نقصان جان و مال کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر جعفری ڈائرکٹر میڈیکل انفارمیشن گورنمنٹ ہند جنھیں بہار کے زلزلہ کا تجربہ ہے۔ کوئٹہ گئے تھے۔ انھوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ میں صبح کے وقت شہر اور سول لائن میں گھوما تھا۔ میری رائے میں نقصان کے لحاظ سے بہار اور کوئٹہ کے زلزلہ کا مقابلہ نہیں۔ کوئٹہ میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ کوئٹہ میں ہر ایک گھر۔ مکان۔ گرجا مسجد یا مندر مٹی کا ڈھیر ہو گیا۔ ان کی دوبارہ تعمیر کے لئے لاکھوں روپیہ درکار ہوگا۔

شملہ ۸؍جون۔ گورنر پنجاب نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ کوئٹہ اور اس کے اردگرد کے دیہات میں جو مصیبت آئی ہے۔ اس کا اثر شدت سے پنجاب کے لوگوں پر پڑا ہے۔ وہاں کے مصیبت زدہ اس صوبہ میں آنے شروع ہو گئے ہیں۔ لوگوں کا فرض ہے کہ ان کی خبر گیری کریں۔

پنجاب گورنمنٹ نے وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وائسرائے نے اس روپیہ کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کو اختیار دیا ہے۔ فوری ریلیف کام کے لئے جس طرح مناسب سمجھے خرچ کرے۔ کوئٹہ میں بسنے والے لوگ جن جن اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں ان کے ڈپٹی کمشنروں کو حصہ رسدی رقوم دیگئیں اور ان کو اختیار دیا گیا ہے کہ کوئٹہ سے آنے ہوئے مصیبت زدگان کو فوری امداد کے لئے جس طریق سے مناسب سمجھیں۔ یہ روپیہ خرچ کریں۔ جن اضلاع میں مصیبت زدگان کی تعداد زیادہ ہے۔ وہاں کے ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ریلیف کے کام کے لئے چھوٹی چھوٹی کمیٹیاں بنا لیں۔ جن میں کچھ غیر سرکاری ممبر بھی ہوں اور ان کمیٹیوں کی امداد سے زلزلہ زدوں کو ریلیف دی جائے۔ مزید برآں مہاجرین کوئٹہ کی امداد کے لئے ہر جگہ جہاں وہ پہنچتے ہیں انتظامات کئے جائیں۔ جو زخمی ہیں ان کے علاج معالجہ کا انتظام کیا جائے۔ اور جو لوگ ابھی کوئٹہ میں ہیں اور جنھیں وہاں سے ان کے وطن بھیجا جا رہا ہے۔ ان کے لئے مقامی ہسپتالوں میں علاج کے لئے انتظام کیا جائے۔ گورنمنٹ کو بہت سی ایسوسی ایشنوں اور دیگر افراد کی طرف سے ان کی انفرادی حیثیت میں امداد کی پیش کش کی گئی ہے۔ چونکہ بلوچستان گورنمنٹ اس پیشکش کو قبول نہیں کرتی۔ اس لئے ان کو چاہیئے کہ مقامی طور پر مجروحین کوئٹہ کی امداد کریں۔

کوئٹہ ۸؍جون ریاست قلات اور مستونگ میں زلزلہ کی وجہ سے ہلاک شدگان کی تعداد کا اندازہ ۲۴ ہزار کیا جاتا ہے اور چھ ہزار کے قریب زخمیوں کا۔ اکثر مقامات پر زمین شق ہو گئی بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے ہیں۔ اور چشمے پھوٹ نکلے ہیں

شملہ ۸؍جون برماشیل کمپنی نے وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے بھی ایک لاکھ روپیہ دیا گیا ہے۔

شملہ ۸؍جون۔ حکومت ہند کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ افواج کی طرف سے مصیبت زدگان کوئٹہ کی امداد و اعانت کا کام مسلسل جاری ہے۔ حالات پر غور کرتے ہوئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ شہر میں داخل ہونے پر پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ اس حکم کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ لوٹ اور خوفناک امراض پھیلنے کا اندیشہ تھا۔ اسلئے وہاں پر کام کرنے والے سپاہیوں کے لئے انسدادی تدابیر اختیار کی گئیں۔ بہار کے مقابلہ میں عمارات کا انہدام اور شہر کی تباہی اسقدر مکمل معلوم ہوتی ہے کہ بظاہر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ملبے کے نیچے کوئی انسان زندہ ہوگا۔ پھر بھی کھدائی کا کام بدستور جاری ہے۔ انسانوں کو ملبے کے نیچے سے نکالنے اور مال و اسباب کو محفوظ کرنے کا معقول بندوبست ہو رہا ہے اور اس سلسلہ میں منظم کوریں باقاعدہ کام کر رہی ہیں۔ اور عنقریب کوئٹہ سے باہر کی کوریں بھی ان کے ساتھ مل کر کام شروع کر دیں گی۔ حکومت ہند نے یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ شہر کو مادہ آتشگیر کے ذریعہ اڑانے کی خبروں میں کوئی صداقت نہیں ہو سکتا ہے کہ کسی ایسی ضرورت پر غور کیا جائے۔ لیکن انسانی نقطۂ نظر سے اس قسم کی تجاویز ناقابل عمل ہیں اسلئے کہ ملبہ ہزاروں ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا ہے۔ اور مکانات کا اسقدر انبار موجود ہے کہ بارود کی کوئی تعداد۔ اور آگ کی کوئی نوعیت اسے خاکستر میں تبدیل نہیں کر سکتی۔ کوئٹہ میں انہدام عمارات بہار سے بدرجہا زیادہ مکمل ہے اور واقعہ یہ ہے کہ کوئی عمارت کھڑی دکھائی نہیں دیتی مندرجہ ذیل وجوہ کے پیش نظر کوئٹہ کی طرف جانے کے لئے پابندیوں کا اعلان نہایت ضروری تھا

(۱) پانی کی قلت کا اندیشہ

(۲) آمد و رفت میں مزاحمت کا اندیشہ زیادہ اسلئے کہ ریلوے لائن پر جدید جھٹکوں کی وجہ سے سرنگیں گر گئی ہیں۔ اور اسطرح سے راستہ بند ہو گیا ہے

(۳) متعدی امراض بالخصوص ہیضہ کا اندیشہ

(۴) اشیائے خوردنی کی قلت اور قیام کی مشکلات

(۵) یہ اندیشہ کہ زلزلے کے مزید جھٹکے آنیوالوں کے لئے نقصان کا موجب ثابت نہ ہوں۔

(۶) علاوہ ازیں جب حالات درست ہو جائیں پبلک کے مفاد کے لئے تقاضا بھی یہی تھا کہ وہاں پر لوگوں کی تعداد کو بڑھنے نہ دیا جائے۔ تاکہ انتظام میں بلا وجہ تکلیف نہ ہو

ہندوستانی ہلاک شدگان کی مکمل فہرست شائع کرنا بے حد دشوار ہے۔ اور اس کے لئے وقت کی ضرورت ہے۔ چونکہ بعض اشخاص اور خاندان سارے کے سارے تباہ ہو گئے ہیں۔ اسلئے شناخت کا کام بھی بیحد مشکل ہو گیا ہے۔ بہر حال ریلوے اور دیگر محکموں کی طرف سے بتدریج اپنے اپنے ماتحت ہلاک شدہ ملازمین کی فہرست شائع ہو رہی ہے۔ غیر سرکاری اشخاص کی فہرست مرتب کرنا خارج از امکان ہے اسلئے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ہلاک شدگان کے صرف نام شائع کر دیئے جائیں۔ مگر یہ اسیوقت ہو سکے گا جب ملبہ وغیرہ بالکل صاف کر دیا جائے گا۔

شملہ ۷؍جون حکومت برطانیہ کے خزانچی نے اعلان کیا ہے کہ اگر پارلیمنٹ کی طرف سے تائید ہو گئی تو زلزلہ کوئٹہ کے ریلیف فنڈ میں حکومت برطانیہ کی طرف سے پچاس ہزار پونڈ دیئے جائیں گے۔

باعتبار رقبہ بلوچستان میں اموات کی تعداد بہار کے مقابلہ میں پانچ گنا زیادہ ہے ایک برطانوی افسر نے ایک گاؤں کی حالت دیکھ کر اطلاع دی کہ چار سو آبادی میں سے صرف نو اشخاص زندہ بچ سکے ہیں۔ کوئٹہ شہر کا نقصان لاکھوں پونڈ تک پہنچتا ہے۔

اسوقت بچوں کے لئے کپڑوں کا زیادہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

زلزلہ کوئٹہ میں احمدیوں کا نسبتاً نہایت قلیل جانی نقصان

یہ قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے کہ جب دنیا میں تاریکیٔ عصیاں چھا جاتی ہے اور نیکی و بدی آپس میں اتنی مخلوط ہو جاتی ہیں کہ انسانی عقل ان میں تمیز کرنے سے قاصر رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام اور وحی کا نور ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خاص اس مطلب کے واسطے چنا ہوتا ہے۔ اس وقت سعید روحیں اس نور سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اور اپنی اصلاح کر لیتی ہیں۔ لیکن بدبخت روحیں انکار کر کے مورد عذاب ہو جاتی ہیں۔ یہی نقشہ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے ظہور پذیر ہوا۔ کچھ سعید روحیں پہلے ہی ایمان لے آئی ہیں۔ اور کچھ ایمان لا رہی ہیں۔ لیکن وہ بدبخت جنہوں نے اپنے دل کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کر رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے اس فعل کے نتیجہ میں ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور اپنے نور کی روشنی سے ان کو محروم کر دیا ہے۔ رب العالمین نے اتمام حجت کے طور پر بڑے بڑے نشان دکھلائے۔ لیکن ان شپرہ چشم لوگوں نے ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔ کوئٹہ کا زلزلہ بھی ان ہی قہری نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس کے بعد دلوں میں خشیت اللہ پیدا ہوتی۔ لیکن ہائے افسوس بعض لوگ ضد اور ہٹ دھرمی میں اور بھی ترقی کر گئے۔ اور اخبار زمان نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ احمدیوں کی اموات اس زلزلہ میں دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہوئی ہیں۔ اور یہ کہ ایک بھی احمدی خاندان ایسا نہیں جو اموات سے بچا ہو۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ مختلف اخبارات نے کوئٹہ کے زلزلے کا جانی نقصان ۸۰ یا ۹۰ فیصدی بتایا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا نقصان ۱۲ فیصدی کے قریب ہے۔ اور اکثر احمدی خاندان ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل محفوظ ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل تفصیل سے ظاہر ہے:۔

نمبر شمار	نام	کل افراد خاندان	مرد	عورتیں	بچے
۱	چودھری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ	۸	—	—	—
۲	فتح محمد صاحب کلرک ہیوی ریپیر شاپ	۴	—	—	—
۳	نظیر احمد دندان ساز	۱	—	—	—
۴	نیک محمد بوٹ میکر	۳	—	—	—
۵	عبد المجید خان صاحب سول ہسپتال	۶	—	—	۲
۶	کریم بخش صاحب بوٹ مرچنٹ	۸	—	—	—
۷	کریم بخش صاحب ترکھان	۳	—	—	—
۸	رحیم بخش صاحب "	۴	—	—	—
۹	برکت علی صاحب ہیڈ کانسٹیبل	۳	—	۱	۱
۱۰	عبد الحمید صاحب تلات	۲	-	-	-
۱۱	سراج الدین صاحب کمپونڈر قلات	۶	-	-	-
۱۲	ماسٹر محمد یوسف صاحب درزی	۵	-	-	-
۱۳	ماسٹر سراج دین صاحب درزی	۱	۱	—	-
۱۴	ماسٹر کرم دین صاحب درزی	۱	—	—	—
۱۵	ماسٹر عبد الرحمن صاحب درزی	۱	-	-	—
۱۶	ماسٹر محمد یونس صاحب ٹوپی والا	۱	-	-	-
۱۷	امام الدین صاحب پنشنر	۳	—	—	—
۱۸	کفایت خان صاحب	۳	—	—	—
۱۹	محمد صادق صاحب	۳	—	—	—
۲۰	صبح صادق صاحب	۱	—	-	-
۲۱	نور افضل صاحب	۱	-	—	—
۲۲	بہادر خان صاحب	۱	-	—	—
۲۳	غلام دین صاحب	۱	—	—	—
۲۴	محمد اسماعیل صاحب تانگہ والا	۶	-	—	-
۲۵	ماسٹر غلام احمد صاحب	۷	-	۱	۳

نمبر شمار	نام	کل افراد خاندان	مرد	عورت	بچے
۲۶	بابو شاہ محمد صاحب	۴	—	—	—
۲۷	بابو عطا محمد صاحب	۳	-	—	—
۲۸	محمد عبد اللہ صاحب کلرک آرسنل	۷	—	—	—
۲۹	ملک شبیر محمد خان صاحب	۳	—	—	—
۳۰	ملک عبد المالک صاحب	۱	—	—	—
۳۱	ملک عبد الستار صاحب	۱	—	—	—
۳۲	مرزا گلزار چشم صاحب	۲	—	—	—
۳۳	بابو احمد جان صاحب فیروز پور والے	۱	—	—	—
۳۴	شیخ فیروز الدین صاحب بوٹ مرچنٹ	۸	—	—	—
۳۵	ماسٹر عبد الکریم صاحب	۴	—	—	—
۳۶	مولوی فضل حق صاحب	۳	-	—	—
۳۷	بابو عبد اللہ صاحب کلرک میونسپلٹی	۸	۱	—	۲
۳۸	محمد فاضل صاحب	۲	—	—	-
۳۹	فضل دین صاحب	۱	-	—	-
۴۰	یوسف خان صاحب تانگہ والا	۱	—	—	-
۴۱	مستری غلام محمد صاحب ٹرنک ساز	۸	۱	—	-
۴۲	ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب	۶	—	۱	۴
۴۳	مولوی محمد الیاس صاحب سنٹو نگس	۱۰	—	—	—
۴۴	شیخ نیاز دین صاحب	۲	—	—	—
۴۵	مظفر احمد صاحب کلرک C. M. O.	۱	-	—	—
۴۶	عبد اللہ صاحب بوٹ مرچنٹ	۸	-	—	—
۴۷	میاں عبد الحمید صاحب سائنس کالج	۳	-	—	—
۴۸	بابو محمد اسمٰعیل صاحب ٹوچی پیپرنڈ	۱	—	-	—
	میزان	۱۷۱	۳	۴	۱۴

ممکن ہے کہ بعض دوستوں سے نام بھول گیا ہوں یا بعض خاندان کے ممبروں کی تعداد کم لکھی گئی ہو۔ بہر حال احمدیوں کی تعداد زلزلہ زدہ علاقہ میں اس سے کم نہیں تھی۔ بلکہ زیادہ ہی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور بڑا نشان نہیں تو کیا ہے۔ کہاں اخبارات کا اندازہ اموات ۸۰ یا ۹۰ فیصدی۔ کہاں جماعت احمدیہ کا اتنا قلیل نقصان۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں جماعت احمدیہ کو اس قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا۔ جو دوسرے لوگوں کو اٹھانا پڑا۔

(خانصاحب ڈاکٹر) محمد عبد اللہ (سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

تحفۂ دلپسند

دفتر الحکم نے اس سال جو سیرت نمبر شائع کیا ہے۔ اس نے جماعت سے عام طور پر خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ اس کی تھوڑی سی کاپیاں باقی رہ گئی تھیں جو اب حکیم عبد اللطیف صاحب گجراتی مالک کتب خانہ ایشیائی قادیان نے خرید لی ہیں۔ احباب حکیم صاحب سے تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔ یہ ایک مفید تحفہ ہے۔ جو آپ اپنے دوستوں کو پیش کر کے تبلیغ کر سکتے ہیں۔

مشکلکشا کی مشکل کشائی

قادیان سے جو گندہ اخبار "مشکلکشا" کے نام سے جاری ہوا تھا۔ اسے بہت جلد اللہ تعالیٰ نے اس کے اعمال کی سزا دیکر اس کی مشکل کشائی کر دی۔ چنانچہ یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ ڈھائی سو روپیہ کی ضمانت جو اس اخبار نے جمع کرائی ہوئی تھی بحق سرکار ضبط ہو گئی ہے۔ خدا کرے کہ وہ لوگ جو دوسروں کے کندھوں پر رکھ کر بندوق چلاتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں۔

دارالامان میں گھر و نمین بجلی لگوانے کیمتعلق ضروری اعلان

دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ بجلی کی کنکشن غالباً دو ماہ تک جاری ہو جائینگے ۔ اسلئے جو احباب اس نعمت سے متمتع ہونے کا عزم رکھتے ہوں ان کو چاہیئے کہ اس عرصہ کے اندر اندر اپنے مکانوں میں بجلی کی تاریں لگوا لیں ۔ صدر انجمن احمدیہ نے سلسلہ کی مملوکہ عمارتوں میں ایسے تاروں کے لگانے کا انتظام مختلف ٹنڈروں پر غور کرنے کے بعد

شیخ مظفر الدین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹور پشاور

کے سپرد فرمایا ہے ۔ اور اس فرم کی ایک شاخ جہاں سے ہر قسم کا مطلوبہ سامان متعلقہ بجلی مہیا ہو سکے گا ۔ قادیان دارالامان میں کھل گئی ہے اور کام باقاعدہ شروع ہو گیا ہے ۔ اسلئے جن دوستوں کو فرم مذکور کی خدمات کی ضرورت ہو ۔ وہ خواہ پشاور یا قادیان برانچ میں استفسار بھیجکر بعد از اطمینان اپنے گھر میں بجلی لگانے کا کام تفویض فرما سکتے ہیں۔

جو احباب فرم مذکور سے بتوسط نظارت امور عامہ اپنے مکان میں بجلی کی تاریں لگوائیں گے وہ مندرجہ ذیل رعایات سے مستفیض ہونگے :۔

(۱) فرم مذکورہ ایک سال تک اپنی کی ہوئی وائرنگ سروس (بغیر کسی معاوضہ کے دے گی۔)

(۲) اگر کسی قسم کی کوئی چیز خلاف معاہدہ لگائی ہوئی پائی جائے گی تو اس کو اصل چیز کے ساتھ بدلنے کی ہر وقت ذمہ دار ہوگی۔

(۳) فرم مذکور کا کیا ہوا کام ان شرائط و ہدایت کے عین مطابق ہوگا جو نظارت امور عامہ نے نہایت محنت سے مرتب کرا کر معاہدہ میں داخل کی ہیں۔

(۴) جو صاحب کام کے لئے آرڈر دیں گے ان کو

۴۰ فیصدی	تخمینہ شدہ رقم درخواست کے ہمراہ
۵۰ فیصدی	ان کے گھر کی وائر مکمل ہونے پر
۱۰ فیصدی	تین ماہ بعد از تکمیل وائرنگ ادا کرنا ہوگا۔

نظارت امور عامہ توقع رکھتی ہے کہ احباب اس تسلی بخش انتظام سے جو کہ ہر ایک قسم کے دھوکہ اور تکلیف سے بچنے کے لئے کیا گیا ہے پورا پورا فائدہ اٹھائینگے اگر کوئی احمدی دوست جو وائرنگ کا کام بخوبی جانتے ہوں اور فرم مذکور میں ملازمت کرنا چاہیں ۔ تو وہ اپنی درخواست معہ سندات دفتر نظارت امور عامہ جلد ارسال فرمائیں ۔

(خانصاحب) فرزند علی ناظر امور عامہ

THE STAR HOSIRY WORKS LTD. QADIAN.

دی سٹار ہوزری ورکس لیمیٹڈ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دی سٹار ہوزری ورکس لیمیٹڈ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ :۔

"بعض لوگ کہتے ہیں مذہبی جماعت کو بزنس سے کیا تعلق ۔ وہ بزنس ہی نہ سہی ۔ زمیندارہ یا ملازمت پیشہ ہی سہی ۔ مگر جماعت کی اقتصادی اور مالی حالت کو مضبوط کرنا ان کا فرض ہے یا نہیں ؟ ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے ــــ پس دوست اپنی اپنی جماعت میں اس کے حصے فروخت کریں ۔ دس روپیہ کا ایک حصہ ہے جو معمولی بات ہے ۔ ایک لاکھ حصہ کا فروخت ہو جانا کوئی مشکل بات نہیں ہے بشرطیکہ اسے دینی کام سمجھ کر کیا جائے اور جماعت کی مالی اور اقتصادی ترقی کی بنیاد قرار دیا جائے ۔ پس اسے مذہبی ۔ تمدنی اور سیاسی فرض سمجھ کر ہر شخص حصہ لے سکتا ہے"

اگر آپنے ابھی تک اس کمپنی کے حصص نہیں خریدے

تو اب اپنی ہر قسم کی ذمہ داری اور فرض کا احساس کرتے ہوئے فارم درخواست خرید حصص و پراسپکٹس کمپنی سے طلب کر کے فی الفور حصہ دار بن جاویں ـــ!

قیمت فی حصہ مبلغ دس روپے (۱۰) ہے

جو مندرجہ ذیل طریق پر قابل ادا ہیں :۔

درخواست کے ہمراہ	مبلغ دو روپے فی حصہ	
تخصیص حصص پر	مبلغ تین روپے فی حصہ	
مطالبہ اول	مبلغ دو روپے آٹھ آنے	ان ہر دو مطالبوں میں کم از کم تین ماہ کا وقفہ ہو گا۔
مطالبہ ثانی	مبلغ دو روپے آٹھ آنے	

المشتہر ۔ جنرل منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لیمیٹڈ قادیان

رعایت کا آخری موقعہ

جو لوگ اپنے خطوط ۱۵ و ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنہ پر ملیگی!

بعض دوستوں کی طرف سے خطوط آئے ہیں کہ وہ کئی ایک مجبوریوں کی وجہ سے رعایت کی مقررہ تاریخوں پر اپنے خطوط ارسال نہیں کر سکے اس لئے انہیں ایک اور موقعہ دیا جائے۔ لہٰذا محض ایسے دوستوں کی خاطر ۱۵ و ۱۶ جولائی کو آخری موقعہ دیا جاتا ہے اس کے بعد پھر کوئی رعایت کا موقعہ نہیں رہے گا۔

موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، سرخی، رتوند، ابتدائی موتیا بند، غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپ کو بھی یہی سرمہ ہی استعمال کرتے ہیں

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگ جاتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کے دور کرنے کے لئے بھی بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپیہ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم

اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیجدی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے اس کا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی میں نے استعمال کرنی شروع کر دی، جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی، الحمد للہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت، جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں۔"

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر بے نظیر اثر کیا ہے، میں جب خود ولایت میں تھا تو عزیز محمود احمد کو اس کا استعمال کرایا تھا، اس کی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچالیا۔ اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے، میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے۔ میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل اجزاء شامل ہیں، سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونکدی ہے مفصلہ ذیل نئی و پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف معدہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی، سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے، نصف قیمت دس روپے، محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن، فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض جس کی عمر ۴۵ سال سے متجاوز ہو چکی تھی، اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے، نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کے لئے کافی ہے ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد، قولنج کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور، جلے ہوئے آبلے، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی، کیلئے تریاق۔ قصہ کوتاہ۔ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ، نصف قیمت ایک روپیہ دو آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایکماہ کی خوراک جس میں ۱۵ تولہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے، نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، اسہال، پیاس، کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے قیمت دو روپے، نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے، پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے، تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے، اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے، اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں؟ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایک سو گولی کی قیمت دو روپیہ، نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپیہ کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے، بدقسمتی سے جس کو اسکی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی، قیمت یکصد گولی دو روپیہ نصف قیمت، ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور پنجاب

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الحکم واقع تراب منزل واقعہ الحکم اسٹریٹ قادیان سے شائع ہوا)